القول الفصیح فی قبر المسیح

از قلم

منفکرِ اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاولپور

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
معراجِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اویسی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے اڈے
تبلیغی جماعت کی گستاخی کا رد
دیوبندی بریلوی فرق
بُڑھیا کا بیڑا
خطبۂ اویسیہ
شیعہ کہاں سے
آئینہ شیعہ نما
شرح حدائق بخشش
علمِ رسول
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحت رسول ﷺ
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

الحمدللہ و المنۃ کہ رسالہ

فیض مقالہ

ردِ مرزائیت قادیانیت در تحقیق قبر حضرت مسیح علیہ السلام

الموسوم بہ

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

پیش لفظ

آج کل ذریت مرزا کا زور بڑھتا جا رہا ہے اور عوام کے سامنے اپنی تحقیق کی ڈینگیں مارتے پھرتے ہیں کہ مسیح بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہو گئے تو پھر ان کے لئے واپس تشریف لانے کا کیا معنے جب کہ ان کی قبر کشمیر (سرینگر) میں موجود ہے۔ مجھے ان کے اسی دھوکہ سے تعجب ہوا کہ یا اللہ جہالت کا بیڑا غرق کیوں نہیں ہو جاتا جبکہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ واضح امر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ فوت ہوئے نہ ہی ان کی قبر کا سوال پیدا ہوتا ہے لیکن باطل پرستی کے سامنے اگر حق بایں معنی خاموش ہو جائے تو باطل سر اٹھاتا ہوا غریب عوام کو کھا جاتا ہے۔

فقیر خادم اسلام نے قلم کے زور سے یہ مختصر سا کتابچہ پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کے لئے تقویت اور اہل باطل کو حق قبول کرنے کی توفیق بخشے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔

"وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم"

الفقیر ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاولپور

کتابت :۔ صاحبزادہ حامد اقبال خان کلیمی ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد !

مرزائیت کی تردید کے سلسلہ میں مجھے مرزائیوں کے غلط عقائد میں سے ایک قول یہ بھی ملا کہ جناب مرزا صاحب یہ بھی فرما گئے ہیں کہ

وثبت بثبوت قطعی ان عیسٰی ھاجرالی ملک کشمیر بعد ما نجاہ اللہ من الصلیب بفضل کبیر ولبث فیہ ای مدۃ طویلۃ حتیٰ مات ولحق الاموات و قبرہ موجود الی الآن فی بلدۃ سری نگرالتی ھی اعظم امصار ھٰذا الخطہ (کذا فی رسالہ "الہدی والتبصرۃ لمن یریٰ ص۱۰۹)

اور قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام نے ملک کشمیر کی طرف ہجرت کی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بڑے فضل سے نجات دی اور اس ملک میں بہت مدت تک بستے رہے حتیٰ کہ مر گئے دوسرے مردوں کو جا ملے اور آپ کی قبر سری نگر شہر میں ہے جو خطۂ کشمیر کے سب سے بڑے شہروں میں ہے ۔

ف : اس کے بعد کتاب اکمال الدین کا حوالہ دیکر کہا کہ تسلّی واطمینان کے لئے اس کتاب کو پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس میں بیان تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔

مرزا کی اصلی غرض : مسیح کی قبر ثابت کرنے سے مرزا کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے اور فوت ہونے والے لوگ واپس نہیں آتے اور احادیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے اس سے ان کا مثیل مراد ہے اور وہ مثیل غلام احمد مرزا ہے ۔

ف : خیر سے مرزا صاحب کا یہ سارا بیان بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے پھر طرفہ یہ کہ اسے ثبوت قطعی کا درجہ دیتے ہیں ۔ یا تو مرزا صاحب کو ثبوت قطعی کا علم نہیں تھا

یا دعویٰ کرتے وقت اُس کا خیال دماغ سے اُتر گیا کہ اپنی نبوت کی بجائے اہلِ حق کو اپنی جہالت کی سند اپنے ہاتھ سے دے رہا ہوں۔

اہلِ حق اور اُن کے دلائل

حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالٰے نے اپنی حکمتِ کاملہ سے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا اور پھر آپ آخری زمانہ میں قیامِ قیامت سے پہلے زمین پر نزول فرمائیں گے اور مدینہ طیبہ میں حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو اقدس میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن حضور علیہ السلام کے ساتھ اُٹھیں گے۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا:۔ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا۔

ف: اس آیت کو تمام محققین نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قرب قیامت کی دلیل بتایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب الامر النجیح فی حیاۃ المسیح میں ہے۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

۱۔ عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسٰی بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود قد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی وحسنہ کذا فی المشکوٰۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تورات میں حضور علیہ السلام کے اوصاف مبارکہ درج ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام حضور علیہ السلام کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ ابو مودود کہتے ہیں کہ روضہ شریف میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے

ف: ابو مودود اسی حدیث کے راوی ہیں اور فرمایا کہ روضہ شریف کے اندر جا کر مشاہدہ کر لو کہ حضور علیہ السلام اور آپ کے یاروں کے ساتھ ایک قبر کی جگہ باقی ہے جو تورات کی بات روایتہً اور درایتہً حق ثابت ہوئی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور کتاب "جذب القلوب" میں نقشہ ذیل دکھا کر فرمایا کہ یہ وضع اصح ہے۔ نقشہ یہ ہے۔

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم	
خالی جگہ	سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
موضع قبر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	(عمر کے قدم دیوار میں)
	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں پیغمبروں اور شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر شریف اپنی دوسری سچی کتاب تورات میں بھی فرمایا جس سے مرزائیت کی تردید کے ساتھ شیعیت رافضیت کے بڑے عقیدہ کی جڑ کٹ گئی کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شان کتنی بلند ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے وصال شریف سے کئی عرصہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوگا اس سے وہابیت، دیوبندیت، مودودیت کی تردید ہوگئی جو حضور علیہ السلام کے لئے علم ما فی الغد کے قائل نہیں۔

۲۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ انی اریٰ انی اعیش بعدک فتاذن ان ادفن الیٰ جنبک	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضور علیہ السلام سے عرض کی حضور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد مرونگی

فقال دانی لی بذلک الموضع ما فیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسیٰ ابن مریم۔

(کذا فی کنز العمال علی هامش المسند الامام احمد المجلد السادس ص ۵۷ ج ۲)

لیکن آپ سے اجازت چاہتی ہوں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ بات پہلے مقدر ہو چکی ہے کہ میرے ساتھ آپکے ابا جان اور عمرؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

ف : حدیث شریف میں کتنا چمکتا ہوا برہان ہے کہ آپ نے اپنے روضہ شریف میں داخل ہونے والوں کے نام اپنی زندگی میں بتادیئے اور اس کا نقشہ فقیر نے پہلے ہی عرض کر دیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا سر مبارک حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سینۂ پاک کے بالکل عین برابر ہے۔ پھر فاروق اعظمؓ کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مقدس کے برابر ہے۔ سبحان اللہ کیا عجب شان ہے۔ لیکن رافضی شیعہ کیا جانیں اس راز کو اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک دیوار کے بیچ میں ہیں اور جو جگہ حضرت فاروق اعظمؓ کے سرہانے خالی پڑی ہے وہ مدفن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کیا مرزائیت یہ بات بحیثیت مثلیت بہ مسیحت ثابت کر سکتی ہے کہ اپنے جعلی مسیح کی قبر مدینہ طیبہ میں ثابت کریں ھاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین

لیکن وہ بے چارا مرزا تو حج جیسی مقدس عبادت سے محروم رہا۔ باوجودیکہ بڑا مالدار تھا اور دعوئے مسیحیت کی وجہ سے تو فرض عین سے بھی بڑھ کر تھا لیکن ع

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل

اور مدینہ طیبہ میں قبر تو بجائے خود جانا بھی نصیب نہ ہوا۔ یاد رہے کہ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل لاہور میں بعارضہ مرض ہیضہ ٹٹی خانہ میں فوت ہو گیا۔

اور اپنے مسکن قادیان میں مدفون ہوا۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "مرزائیت کے ڈھول کا پول" میں دیکھئے۔

ف : اس حدیث شریف کو شیعہ رافضی پڑھ سنکر شیخین سے بغض و عداوت سے توبہ کریں اور وہابی، دیوبندی، مودودی پارٹی بھی اپنے غلط عقائد سے باز آجائیں کہ حضور علیہ السلام کو ما فی الغد کا پتہ نہیں۔ بھلے مانسو حضور علیہ السلام کی شان تو بلند ہے آپ کے صدقے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر بھی یہ راز کھل گیا کہ انہیں حضور علیہ السلام کے پردہ پوش ہونے کے بعد تک زندہ رہنا ہے اور دوسرا مسئلہ خود بخود واضح ہے کہ کسی کو کیا پتہ کہ وہ کہاں مریگا؛ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتا دیا کہ میرے علاوہ میرے دو رفیق اور حضرت عیسٰی علیہ السلام میرے ساتھ ہی مدفون ہوں گے۔

۳۔ ذکر الحافظ ابو القاسم ابن عساکر فی ترجمۃ عیسٰی بن مریم من تاریخ عن بعض السلف انہ یدفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ	حضرت ابن عساکر رحمتہ اللہ علیہ نے بعض سلف صالحین سے نقل کر کے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں آپ کے ساتھ مدفون ہونگے

(کذا فی ابن کثیر جلد ثالث تحت آیت وان من اھل الکتاب الخ)

۴۔ حضور علیہ السلام کی صحیح حدیث شریف میں ہے کہ :-

ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسٰی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر	حضرت عیسٰی علیہ السلام ابھی زندہ ہیں پھر قرب قیامت میں فوت ہوں گے اور میرے ساتھ ہی میری قبر میں مدفون ہوں گے

(رواہ ابن الجوزی عن عبداللہ بن عمر کذا فی المشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرہ میں سے اُٹھیں گے اور وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان مدفون ہوں گے۔

سوال: حدیث شریف میں ہے "فی قبر واحد" اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام ایک ہی قبر میں مدفون ہوں گے اور یہ بالکل غلط ہے۔

جواب: ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں پر قبر بمعنی مقبرہ اور فی بمعنی من کے ہے۔ اب مطلب صاف ہے کہ "من قبر واحد" یعنی فی مقبرۃ واحدۃ ہے۔

۵۔ یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً۔

حضرت عیسیٰؑ حضور علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ اس بنا پر عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی قبر ہوگی۔

(رواہ الطبرانی وابن عساکر والبخاری فی تاریخہ عن عبداللہ بن سلام رضی تعالیٰ عنہ)

۶۔ ذکر ابن عساکر ان وفات عیسیٰ تکون بالمدینۃ فیصلی علیہ ھنالک ویدفن بالحجرۃ النبویۃ۔

ابن عساکر نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ میں ہوگی وہاں پر ہی آپ کا جنازہ پڑھایا جائے گا اور نبی اکرم کے حجرہ یعنی روضہ میں دفن کئے جائیں گے۔

(کذا فی زرقانی شرح مواہب اللدنیہ)

ف :- ان احادیث و اخبار میں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر مدینہ طیبہ میں روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر ہی متعین ہو چکی ہے اور پھر اس پر تمام اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ مرزا کے دعوئے مسیحیت سے پہلے تک کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام مر گئے یا اُن کا مزار کشمیر میں ہے۔ نہ ہی حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی کوئی آیت بتاتی ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً اور نہ ہی اقتضاءً اور نہ دلالۃً اور پھر صحابہ کرام اور تابعین، تبع تابعین ان کے بعد سلف صالحین نے علم دنیا پر اسلام کا نام بلند کیا۔ کسی نے بھی نہ صراحۃً اور نہ اشارۃً بتایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر انور کشمیر میں ہے۔ لیکن مرزا صاحب کو کیوں سوجھی وہ اس لئے کہ جب دعوئے مسیحیت کیا تو اس پر اعتراض ہوتا کہ ارے قسمت کے مارے تو کبھی مدینہ طیبہ بھی نہیں جا سکا اور نہ جانے کے لئے تجھے توفیق نصیب ہوئی اور وہ مسیح علیہ السلام تو مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے تو اس اعتراض سے بچنے کے لئے الہام شیطانی کا اعلان فرمایا کہ عیسٰی علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔ لیکن اس الہام کو وہی مانیں گے جو اس کے الہام کے قائل ہیں ہم تو دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا کا یہ الہام و دعوٰی سفید جھوٹ اور سراسر غلط ہے۔ جب اس کا یہ قول جہالت ہی جہالت ہے تو اُس کی تمام عمارت نبوّت و مسیحیت و مہدیت کا یہی حال ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تمّ الباب۔

عرب کا مقولہ ہے۔ "الکذوب قد یصدق"

مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ضمیمہ انجام آتھم اور شہادت القرآن" میں حدیث ذیل نقل کی۔

ینزل عیسٰی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث ف	حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر اتریں گے نکاح کریں گے ان کے ہاں اولاد

الارض خمسا واربعين سنة ثم یموت الخ	پیدا ہوگی اور زمین میں پنتالیس سال گذاریں گے پھر فوت ہوجائیں گے۔

اس حدیث شریف میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق اہلِ حق کے عقائد کے مطابق مضمون موجود ہے لیکن مرزا صاحب نے اس حدیث شریف کی صرف ایک جزئی نکاح کو لے لیا جس سے مرزا صاحب کی شہوت پرستی کا ثبوت ملتا ہے۔ سچ ہے کہ بلی کا خواب چیچھڑے۔ بنان طفیلی سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید میں تجھے سب سے کون سی آیت پیاری ہے کہا، "کُلُوْا وَاشْرَبُوْا" اسی طرح مرزا صاحب نے حدیث کے سالم مضمون کو چھوڑ کر صرف نکاح کے متعلق تحقیق فرمائی اور وہ بھی غلط چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم کے میرے نکاح میں آنے اور پھر اس سے اولاد کے ہونے کی بشارت ہے۔ چنانچہ شہادت القرآن صـ۵۲ میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں اس نکاح کو مسیح موعود کی صداقت کی علامت خود حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اقول

۱۔ جب مرزا صاحب نے اس حدیث کو اپنے دعویٰ کی دلیل ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ اس کے نزدیک یہ صحیح حدیث ہے۔ جب حدیث صحیح ہے تو پھر صرف نکاح کی جزئی کو اختیار کرنا جو سراسر غلط ہے اور باقی کو چھوڑ دینا۔ "اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ" کا حکم مرزا صاحب پر صحیح ہے یا نہیں۔

۲۔ جب مرزا صاحب کے نزدیک حدیث صحیح ہے تو اسے ماننا چاہیئے کہ حضرتِ عیسٰی علیہ السلام مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے نہ کہ کشمیر میں۔

۳۔ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مدینہ طیبہ میں مدفون ہونا صحیح ہوا تو مرزا

مسیحیت کا دعویٰ کیا جب کہ وہ بے چارہ مدینہ منورہ کی حاضری سے بھی محروم رہا اور مرا تو لاہور میں اور مدفون ہوا قادیان میں۔

۴۔ اس حدیث کو مرزا جی نے اپنی مسیحیت کی دلیل ٹھہرایا۔ وہ اسی طرح کہ محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے نشان بتلائے لیکن بے چارہ تادم زندگی محمدی بیگم کے نکاح سے محروم رہا۔ آخر اسی افسوس میں مر گیا لیکن محمدی بیگم نہ ملی اس سے استدلال اس کے گلے پڑ گئی کہ جس کو اس نے نشان مسیحیت بتایا سرے سے وہ نشان ہی مٹ گیا جب نشان مٹا تو مسیحیت کا فور ہو گئی۔

قادیانی سوال: احادیث مذکورہ کا مضمون مان لیا جائے تو اس سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو حضور علیہ السلام کی قبر میں دفن کیا جائے گا تو لازماً حضور علیہ السلام کی قبر کو کھودنا پڑے گا اور حضور علیہ السلام کی قبر انور کو کھودنا حضور علیہ السلام کی بے ادبی و گستاخی ہے۔

اسلامی جواب اور الزامی: یہ اعتراض دراصل حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی پر ہے نہ کہ اہل حق پر کیوں کہ اہل حق تو ان ارشادات کے صرف ناقل ہیں۔ اگر مرزائیوں کے اعتراض کو صحیح مان لیا جائے تو حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کی تنقیص لازم آتی ہے اب ہم مرزائیوں کے غلط خیالات کو مانیں یا محبوب خدا کے ارشاد کو جس کا قول حق ہے۔

" مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى " کا وعدہ انہی کے لئے ہے اور فرمایا " اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ " حضور علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے وہی حق ہے۔ مرزائی اعتراض بے کار اور بے سود ہے۔

تحقیقی جواب: احادیث میں بار بار " بین ابی بکرؓ و عمرؓ " فرمایا گیا ہے۔ جس میں کسی جاہل کیا احمق کو بھی وہم نہ ہو کہ حضور علیہ السلام کی قبر مبارک کھودی جائے گی اور پھر ہمارے مذکورہ نقشہ سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیخین کے درمیان مدفون

مدفون ہوں گے جس سے ہر شبہ اور ہر وہم دفع ہوتا ہے لیکن جہالت وحماقت کا کیا علاج۔

مرزا قادیانی کی غلط بیانی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ثابت کرنے پر مرزا جی نے کتاب "اکمال الدین" کا حوالہ دیا۔ دھوکہ سازی کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک ایسی کتاب کا حوالہ دے دیا جائے جس کا نام ونشان دنیا نا پید ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب حق کی صداقت کا اظہار فرماتا ہے تو اسباب بنا ہی دیتا ہے۔ چنانچہ مرزا کے زمانے میں یہ کتاب بالکل نا پید تھی صرف لندن کے کسی ایک کتب خانہ میں موجود تھی اور وہ بھی صرف مطالعہ کے لئے وہاں بیٹھ کر مطالعہ کے لئے دیتے۔ مرزا صاحب نے سوچ کر سکیم بنائی کہ نہ کوئی لندن جائیگا نہ ہی بیل پول کھلے گا۔ لیکن اُسے کیا پتہ تھا کہ حق ہمیشہ حق ہوتا ہے۔ اسی زمانہ کے قریب قریب شیخ عبدالقادر بیرسٹر وغیرہ نے سیاحت کے سلسلہ میں ولایت پہنچ کر لنڈن کے کتب خانہ میں کتاب مذکور کا مطالعہ کیا کتاب فارسی زبان میں ہے۔ شیخ صاحب۔ مرزا کے دعاوی کے مقامات نقل کر کے لاہور لائے جو لاہور کے مشہور پیسہ اخبار میں شائع ہوئے۔ بعد کو تو اللہ تعالےٰ کا یوں فضل ہوا کہ وہی کتاب بہ ترجمہ اردو مطبع صبح صادق لاہور میں بہ نام "تنبیہ الغافلین" شائع ہوئی جو آج کل بعض کتب خانوں میں شاید مل جاتی ہو۔

کتاب اکمال الدین کا اقتباس

اِس کتاب کے مصنف شیخ ابن بابویہ ہیں اس کتاب کا نام "اکمال الدین واتمام النعمۃ" ہے جو شیخ ابن بابویہ نے بسند خود محمد بن ذکریا سے نقل کر کے فرمایا کہ: ممالک ہند میں ایک بادشاہ تھا جس امر کو امور دنیا سے چاہتا تو اسے بآسانی میسر ہو جاتا۔ اس کی مملکت میں دین اسلام ہو چکا تھا۔ جب یہ تخت پر بیٹھا تو اہل دین سے بغض رکھنے لگا اور ان کو ستانے لگا۔ بعض کو قتل کرا دیا اور بعض کو جلا وطن کر دیا اور بعض اس کے خوف سے روپوش ہو گئے۔

ایک دن بادشاہ نے اُن لوگوں میں سے جو اس کے نزدیک نظرِ عزت سے دیکھے جاتے تھے ایک شخص کی نسبت سوال کیا تو وزراء نے جواباً کہا کہ چند ایام سے تارک الدنیا ہو کر گوشہ نشین ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے اس کی طلبی کا حکم دیا اور اسے زہّاد و عبّاد کے لباس میں دیکھ کر سخت ناراض ہوا۔ اس خدا رسیدہ بزرگ سے بادشاہ کی بہت باتیں ہوئیں اور اس نے بہت سبق آموز باتیں بادشاہ کو سنائیں لیکن بادشاہ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بالآخر اُسے اپنی سلطنت سے نکلوا دیا۔ اُس کے تھوڑے عرصہ بعد اس بادشاہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اُس کا نام یوز آسف رکھا۔ منجموں نے اس کی ولادت پر اتفاق کیا کہ یہ شہزادہ فرخندہ طلعت نیک اختر اور نہایت اقبال مند ہوگا۔ ایک بوڑھے نجومی نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دینی سعادت پر مبنی ہے اُسے دنیا کی جاہ و حشم سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ میرا قوی گمان ہے کہ یہ لڑکا زہّاد و عبّاد کا پیشوا ہوگا۔

بادشاہ سن کر نہایت حیران و پریشان ہوا کہ جس بات کا وہ دشمن تھا۔ اس کے خلاف بات نکلی۔ اُس نے اپنے لڑکے کی تربیت کے لئے حکم دیا کہ اُسے ایک ایسے شہر دور قلعہ بند جگہ میں رکھا جائے کہ جہاں اس کے صرف خادم ہوں اور بس اور خدام کو حکم دیا کہ بچے کے سامنے دین اور یومِ آخر اور موت کے متعلق کوئی بات نہ سنائیں۔ تاکہ اس کے کان میں دین کی باتیں داخل نہ ہوں۔ اس کتاب میں پھر اس شہزادے کی تربیت کے حالات اور پھر اس کے دینی مشاغل اور ترکِ دنیا اور فقر و فقیری کے تذکرے ہیں۔

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ ہندوستان کے شہزادگان سے اس قسم کا ایک شہزادہ یوز آسف گذرا ہے۔ جو نہایت پاک باطن اور خدا رسیدہ بزرگ تھا جس کا مزار کشمیر میں ہے جسے مرزا نے چالاکی سے یوز کے بجائے یسوع بنا کر اپنا اُلو سیدھا کیا لیکن اہلِ حق نے اُس کی عیاری، مکاری اور غداری کو طشت از بام کر دیا۔

چیلنج: ہمارا تمام مرزائیوں کو چیلنج ہے کہ کتاب اکمال الدین [illegible] کا وہ صفحہ نکال دیں جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت اور ان کی قبر کا بیان ہے یعنی

بفضلہ تعالیٰ نہ ہی اُن کے پاس اپنے دعویٰ کی دلیل ہے اور نہ پیش کر سکتے ہیں۔

مرزا کے دماغ میں خلل تھا: مرزا قادیانی کی اسی طرح جتنا بد مذاہب نئے فرقے ہیں۔ ان کی مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے یا تو دماغ میں خلل تھا یا کسی بیماری میں مبتلا تھے کہ اپنے ہر قول کی تردید خود ہی کر دیتے ہیں۔ مثلاً اسی متنازعہ فیہ کو دیکھئے کہ " الھدی والتبصرۃ لمن یری " میں لکھتے ہیں کہ قطعی ثبوت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے لیکن اس کے برعکس ازالہ اوہام ص۲۳۷ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔

دین ہے یا بازیچہ اطفال کہ کبھی تو کہے کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے اور کبھی لکھتا ہے گلیل میں۔ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ گلیل اور سری نگر میں بعد المشرقین ہے اور یہ دو مختلف مقامات ہیں۔ کہاں ولایت کشمیر اور کہاں علاقہ شام۔

اہل حق کی اس گرفت پر قادیانی کے پرستار جواب دیتے ہیں کہ مرزا صاحب

قادیانی مکر: نے ازالہ اوہام میں پادری صاحبان کے مقابلہ میں یونہی کہہ دیا ہے کہ تمہاری انجیل کا حوالہ اسی طرح ہے۔

اسلامی جواب: انجیل کو اٹھا کر دیکھو تو اس میں یہ مضمون ہے ہی نہیں جو مرزا نے بیان کیا ہے۔ یہ سب کچھ ایجاد بندہ ہے۔ اگر کوئی مفہوم ہو بھی تو مرزا صاحب اسی قول کو اپنی پسندیدہ بات سمجھتے ہیں کیونکہ اس قول کے نقل کرنے سے پہلے کہا۔ سچ ہے۔

قادیانی اعتراض: مرزا صاحب کا سچ ہے کہنا بوجہ انجیل میں موجود ہونے کے لئے نہ کہ فی نفس الامر۔

اسلامی جواب: یہ بھی ایک دھوکہ سازی ہے کیونکہ ازالہ اوہام میں مرزا جی پادریوں کے سامنے عیسیٰ علیہ السلام کی موت اور مسئلہ صلیب کو اپنی تحقیق بتاتے ہیں اور اپنی تحقیق میں جو بات

ہوتی ہے نفس الامر ہی ہوتی ہے نہ کہ حکائی۔

مرزا صاحب ہوا پرست تھے: اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنی خواہشات کے تابع ہو کر کیا ہے جب وہ اناجیل کو باطل سمجھتے ہیں پھر انہیں اپنے دعویٰ کی دلیل کیوں قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس حق کا معیار قرآن و حدیث کافی ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کا بطلان ہے پھر وہ قرآن و حدیث سے اپنا دعویٰ کیسے ثابت کریں۔ اسی لئے وہ کبھی اناجیل کا سہارا لیتے ہیں اور کبھی اوہام باطلہ کا اور کبھی الہام عاطلہ کا

قادیانی مکر: کیا انبیاء کی کتابوں میں خصوصاً قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ نہیں ہوتا مرزا صاحب کے مختلف اقوال بھی اسی نسخ سے ہی سمجھیے۔

اسلامی جواب: سبحان اللہ کیا ہی خوب! میرے خیال میں مرزائیوں جیسا دنیا میں احمق کوئی ہوگا۔ بھلا اس مسئلہ کو نسخ سے کیا تعلق۔ حکایات میں نسخ ہوتا نہیں اور نسخ توقیتی امر بھی نہیں ہوتا۔ دیکھو ناسخ و منسوخ کے ابحاث علوم تفسیر یہ ہیں اور یہ قبر مسیح بھی توقیتی اور حکائی اقوال میں سے ہے۔ فلہٰذا نسخ کا کیا معنے۔

قادیانی مکر: کیا انبیاء کے لئے اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔ حالانکہ حدیث و تفسیر و فقہ میں ایک باب اجتہاد انبیاء بھی ہے قادیانی نبی کا یہ بھی اجتہاد ہے جو انہوں نے اولاً گلیل میں مسیح کی قبر ثابت کی لیکن بعد کو بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہوا کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔

اسلامی جواب: واہ واہ کیا کہنا۔ اجتہاد انبیاء میں خطا کا نام لینا اپنی خطا کا اعتراف کرنا ہے۔ ورنہ حق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجتہادات حق ہوتے ہیں لیکن جسے ہم خطا کہتے ہیں وہ خطا نہیں ہوتی بلکہ وہ بھی امر حق ہوتا ہے۔ اگر اس کے برعکس امر ہوتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں اس پر اتنا عرصہ قائم نہیں رہنے دیتا۔ چنانچہ اصول کی مشہور کتاب طوالع الانوار میں ہے

"ونتاکد فی الانبیاء بتتابع الوحی علی التذکر دالاعتراض علی مایصدر عنہ سھوا"

بخلاف قادیانی جاہل کے اسے ازالۂ اوہام کو لکھے کئی سال گذرے اور اس میں قبرِ مسیح کو گلیل ہی سمجھے رہا۔ گویا بقول اس کی امت کے کئی سال اس غلطی کے اندھیرے میں پڑا رہا پھر مدتوں بعد "الهدی والتبصرۃ لمن یریٰ" لکھی جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بے چارے کو علم تو تھا نہیں جب کوئی مسئلہ اپنی رائے اور قیاس سے لکھ دیتا حالانکہ حق اس کے برعکس ہوتا تو مرزا صاحب کہہ دیتے کہ مجھے وحی ہوئی ہے کہ مسئلہ یوں ہے گویا اپنے آپ کو ایک الزام سے بچانے کی بناء پر باطل کا سہارا لیتے ہوئے ٹھوکریں کھاتا رہا۔

دلیل قادیانی از آیتِ قرآنی

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ پ ١٨ ع ٣	ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی لے جاکر پناہ دی۔

ف: اس آیت سے مرزائی صاحبان استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے مسیح علیہ السلام کو ایک ایسی جگہ پر ٹھہرنے کی قبر دی ہے جو اونچی اور شاداب ہے اور ایسی صفت کشمیر کی ہے جسے جنت کی نظیر کہا جاتا ہے فلہذا آیت میں مسیح کے متعلق اشارہ ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ مسیح علیہ السلام سولی سے نجات پاکر مرہم پٹی کرا کر اپنے علاقہ سے بھاگ کر کشمیر میں جاگزیں ہوئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں پر مدفون ہوئے۔

آیتِ قرآنی کی صحیح تفسیر سے قبل: قبل اس کے کہ فقیر اویسی غفرلہٗ آیت کی

صحیح تفسیر عرض کرے ناظرین حضرات ذیل کے چند امور ذہن نشین فرمالیں۔

۱۔ مرزا قادیانی اور اسی طرح تمام بد مذاہب کے قائدین کی عادت ثانویہ ہے کہ اپنے معتقدین ومتعلقین کو خوش رکھنے کے لئے اپنے غلط اقوال اور فاسدہ دعاوی کے ثبوت میں کبھی تو نہایت ضعیف روایات ومنقولات سے کام لیتے ہیں۔ کبھی موضوعات اور من گھڑت باتوں سے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے ہیں۔ کبھی قرآنی آیات کے غلط معنویات پیش کرتے ہیں کہ جنہیں ان کے اصلی مقاصد سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ من جملہ ان کے قادیانی کا یہ استدلال کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کیطرف اشارہ ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

۲۔ اگر فی الواقع اس آیت میں مرزا کے مدعا کے مطابق اشارہ ہوتا تو پورے چودہ سو سال گذرنے پر کسی کو اس آیت کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ حضور علیہ السلام جو سب سے بڑے قرآن دان تھے۔ انہوں نے بھی اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۔ آیت میں نہ کشمیر کا ذکر ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کا بیان ہے اور نہ ہی ان کی قبر کا بیان بلکہ آیت کو ان باتوں سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔

۴۔ آیت میں اتنا ضرور ہے کہ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ٹھہرنے کے لئے ایک ایسی جگہ دی گئی جو اونچی اور شاداب تھی۔ اور یہ دونوں صفتیں صرف کشمیر سے مختص نہیں بلکہ جغرافیہ دان حضرات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ملک میں بہت سے مقامات موجود ہیں جو رشک کشمیر ہیں اور وہ ملک وہی ہے جہاں مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی جس پر قرآنی آیات شاہد عدل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چل کر مزید دلائل پیش کئے جائیں گے۔

۵۔ اہل علم جانتے ہیں کہ جب آیت میں اوصاف مشترکہ پائے جائیں تو وہاں یقین کے لئے ایجاد بندہ کو کوئی دخل نہیں جب کہ آیت کی تفسیر میں خود آیت مل جائے یا احادیث یا اقوال اسلاف موجود ہوں۔

مرزا صاحب کا استدلال ایجاد بندہ ہے جو اسلاف تو خیر خود آیاتِ قرآنیہ کے خلاف اور حضور علیہ السّلام کے ارشادات مقدسہ کے بالکل منافی ہے۔

۶۔ مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی موت اور پھر ان کا کشمیر میں مدفون ہونا ان کے دین میں ضروریات سے ہے۔ کیوں کہ اسی اصول پر تو اس نے اپنی نبوت اور مسیحیت کی گاڑی چلائی ہے اور اس کا یہ اصول آیت قرآنی کے بالکل متضاد ہے۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ الخ اور وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۖ پ ع ۱۔

جب مسیح علیہ السّلام کی موت ہی ثابت نہیں تو پھر ان کا کشمیر کی طرف تشریف لانا اور وہاں مدفون ہونے کے کیا معنی۔

آیتِ قرآنی کا صحیح مطلب

آیت میں اللہ تعالٰے نے حضرت عیسٰی علیہ السّلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرت کاملہ کا ایک نشان بتایا ہے کہ عیسٰی علیہ السّلام کو باپ کے بغیر پیدا کیا ہے جب کہ باقی تمام نوعِ انسان کو باپ کے سبب سے پیدا کیا اور جو امر بلا سبب ہو وہ اللہ تعالٰے کی قدرت کی آیت بن جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامات کو آیات بینات سے تعبیر فرمایا ہے۔ یہاں بھی حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی ولادت بغیر پدر ہوئی۔ اسی لئے یہ اللہ تعالٰے کی قدرت کا نشان بنے

ترجمہ ۱؎۔ اور نہ اُسے قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا آخر تک۔

۲؎۔ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا بلکہ اللہ تعالٰے نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا۔

چنانچہ دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ نے تصریح فرمائی ہے۔

۱۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ	اور تاکہ ہمیں اسے لوگوں کیلئے
پ ۱۶ رکوع ۲	اپنی قدرت کا نشان بنائیں۔

۲۔ کفار کے جواب میں فرمایا:

وجعلناه مثلاً لبنی	اور ہم نے اسے بنی اسرائیل
اسرائیل۔ پ ۲۵ ع ۵	کے لئے اپنی قدرت کا نشان بنایا

کبھی صرف عیسٰی علیہ السلام کا نام لے کر اپنی قدرت کا نشان بنایا اور کبھی دونوں کا ذکر کر کے۔ چنانچہ دوسری آیت میں یوں ہے۔

۳۔ وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا	اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے
اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پ ۱۷ ع ۶	کو اپنی قدرت کا نشان بنایا۔

ف:۔ ان تمام آیات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کو ہی اپنی قدرت کا نشان بنا رہے ہیں۔ اور نہ ہی کسی دوسرے امر کو اسی لئے ان کو اور ان کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرت کا ایک ہی نشان قرار دیا۔ ورنہ یہ تو دو وجود ہیں اور ہر وجود کو علیحدہ علیحدہ نشان قدرت ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دن اور رات کو اپنا نشان قدرت بنایا ہے تو ان کو علیحدہ علیحدہ نشان بتایا۔

كما قال وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ	اور ہم نے رات اور دن کو اپنی
اٰيَتَيْنِ	قدرت و انتظام کے دو نشان
پ ۲۵ ع ۲	بنائے۔

عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ دو وجود ہونے کی بنا پر آیت میں وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَتَيْنِ ہونا چاہیئے تھا۔ اسی طرح دوسری آیات میں بھی آیتین ہونا تھا۔ لیکن نہیں ہر آیت میں آیۃ آیا ہے جس سے ثابت

ہوتا ہے کہ ان کا نشانِ قدرت بننا ایک ہی وقت میں ہوتا ہے اور وہ وقتِ ولادت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بلا پدر پیدا ہوئے ہیں اور ان کی والدہ ماجدہ بلا شوہر بچہ جن رہی ہیں اور یہ دونوں امر قدرتِ کاملہ کا نشان ہیں ورنہ بقول مرزا یہ آیت قبرِ عیسیٰ کی نشان کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو پھر بی بی مریم کی موت بھی کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی علامت قرار دیا۔ جب یہ بات پورے وثوق کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ اس آیت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ کو نشان قدرت بنایا گیا ہے تو بوقت ولادت نہ کہ بوقت موت اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ آیت کے دوسرے جملہ یعنی وَآوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ کا کیا مطلب ہے۔ کہ آوَيْنٰهُمَا الخ۔ معطوف الیہ بحرف عاطفہ جسے اتصال چاہیئے اور معطوف ہے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ الخ یعنی عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ کو جب ہم نے نشان قدرت بنایا یعنے مسیح علیہ السلام کی ولادت کے وقت تو پھر ہم نے انہیں ایک اونچی جگہ اور سرسبز و شاداب جگہ پر انہیں پناہ دی اور یہ جگہ بی بی مریم کو بوقت وضع حمل پیش ہوئی چنانچہ قرآن پاک میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ

اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی۔ بھولی بسری ہوجاتی تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے اور کھجور کی

النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔ (پ ۱۶ س مریم ۔ ع ۲)	جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی ۔

آیت میں اللہ تعالٰے نے بی بی مریم کو خوشگوار چشمہ عطا فرمایا جو انہیں بوقت وضع حمل نصیب ہوا اور یہ دوسرا نشان قدرت ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کے وقت ظہور پذیر ہوا۔

ان قرائن کے علاوہ قرآن پاک کی تصریحات موجود ہیں کہ اللہ تعالٰے نے خوشگوار علاقہ شام بیت المقدس کو قرار دیا ہے اور آیت کے اجمال دوسری آیات سے کھلتے ہیں جسے تفسیر القرآن بالقرآن کی حیثیت سے بلند مرتبہ حاصل ہوا نہ کہ بقول مرزا علاقہ کشمیر مراد ہے کیونکہ اس میں تفسیر القرآن بالقرآن تو بجائے خود وہاں تفسیر القرآن باقوال السلف بھی نہیں وہاں تو صرف ایجاد بندہ ہے اور بس جسے تحریف القرآن کہا جاتا ہے اور یحرفون الکلم عن مواضعہ کی وعید مرزا جی پر صحیح اترتی ہے۔

اللہ تعالٰے نے اپنی تمام زمین میں سے جس کے متعلق فرمایا:۔

۱- سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔ (پ ۱۵ ۔ س بنی اسرائیل ع ۱)	پاک ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک، جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے عظیم نشانیاں دکھائیں۔
۲- یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ (پ ۶ ع ۸)	اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے۔

اور فرمایا :۔

۳۔ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا (پ ۹ ع ۶)

اور ہم نے اُس قوم کو جو دبالی گئی تھی اُس زمین کے پورب وپچھم کا مالک کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔

اور فرمایا :۔

۴۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا۔ (پ ۱۷۔ ع ۶)

اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ۔

(ف) ان آیات میں بلا تاویل واضح ہوگیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ایسی جگہ پناہ دی جو مقدس ومتبرک تھی ۔ روحانی طور پر کہ وہاں انبیاء کرام رونق افروز ہیں اور ظاہری طور پر کہ اس میں باغات ، نہریں ، خوشگوار ہوائیں ۔ میوہ جات بکثرت ملتے ہیں جیسے کہ وہاں کی سیاحت کرنے والے خوب جانتے ہیں ۔ علاوہ ازیں اسلاف نے بھی اس سے ملک شام مراد لیا ہے ۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں تحت آیت ہٰذا ہے ۔

واقرب الاقوال فی ذالک ما رواه العوفی عن ابن عباس فی قوله وَاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ قال المعين الماء الجاری فهو النهر الذی قال الله

قد جعل ربك تحتك سريا
وكذا قال الضحاك وقتادة
الیٰ ربوة ذات قرار ومعين
هو بيت المقدس فهذا والله
اعلم هو الاظهر لانه المذكور
فی الاٰية الاُخرى والقرآن
يفسر بعضه بعضاً۔

ف: بتایئے ہم مرزاجی کے شیطانی الہام کو مانیں یا آیاتِ قرآنی کے فرمان کو مانیں اور پھر اسلاف نے بھی تصریح فرما دی ہے اور مرزاجی کے پاس سوائے ایجاد بندہ کے اور کیا رکھا ہے۔

دوسرے طریق سے تردید

۱۔ مرزاجی نے کون سی لغت " وَآوَيْنٰهُمَا بمعنے اماتناهما: ہم نے انہیں موت دی۔ دیکھا ہے۔ اگر کسی لغت میں ایسے معنے ہے تو دکھایئے۔

۲۔ پھر موت کے بعد کشمیر میں قبر کا ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

۳۔ اگر آوَیْنٰھُمَا سے بقول مرزاجی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت اور ان کی قبر کشمیر میں ہونے کا ثبوت ہے تو پھر ان کی والدہ کی موت اور قبر بھی اکٹھے کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالٰے نے آیۃً بصیغۂ مفرد اور آوینٰہما میں بصیغۂ تثنیہ بیان فرمایا ہے جس سے بقول مرزاجی ان دونوں کی موت اور ان کی قبر کشمیر میں ہونا لازمی امر ہے لیکن بے چارے کہاں سے دلیل لائیں جب کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے لئے احادیث میں صاف صاف فرما دیا گیا ہے کہ وہ ابھی آسمان پر ہیں قرب قیامت میں تشریف لاکر اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے اور پھر مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے اور ان کی والدہ کی قبر بیت المقدس میں موجود ہے جس کا

مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہوگا اور اہل اسلام کے علاوہ حبلہ سیاحین کو بھی علم ہے۔

اس مختصر تقریر سے مرزا جی کی مسیحیت و نبوت کی دیوار کھوکھلی ہوگئی اور بار بار کے وار سے اس کی مسیحیت و نبوت کے ذرات ھباءً منثورا ہوگئے۔

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ شفیع الامۃ

وکاشف الغمہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

رضوی غفرلہٗ

۱۰ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ

۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء

تتمہ

فقیر اویسی نے رسالہ ہٰذا ایک عرصہ پہلے لکھا تھا پھر نایاب ہوگیا دوسری اشاعت میں اس کے آخر میں ایک اضافہ کیا جاتا ہے وہ یہ کہ جس قادیانی کے لئے نبوت کی کوشش کیجا رہی ہے اس کے اخلاق و عقائد کیسے تھے اس سے منصف مزاج خود سمجھ لے کہ جس شخص کے اخلاق و عقائد اتنا گھٹیا ہوں وہ کس منہ سے اپنے آپ کو مثیل مسیح یا نبی ہونے کا دعوے کرتے رہے۔

اخلاق مرزا قادیانی: تمام مسلمان کافر اور جہنمی ہیں۔ میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

(انجام آتھم صہ ۶۲ ۔ نجم الہدیٰ صہ ۱۰)

اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویوں! تم پر صد افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔ (انجام آتھم ج۸ صفحہ ۲۷۶۳)

حکومت برطانیہ کی چاپلوسی میں اور جہاد کے خلاف مرزا کا بیان

انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے تمہارے یعنے اہل خاندان کے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔

یاد رکھو کہ اسلام میں جہاد کا مسئلہ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنیوالا اور کوئی مسئلہ نہیں۔ (تبلیغ رسالت جز ۱ صہ ۱۲۳)

یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے

مقامات مقدسہ کی توہین: نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ منورہ میں

(تریاق القلوب صہ ۲۵-۲۶)

اہل مغرب یورپین قومیں عیسائی انگریز ناواقف اور نابالغ معصوم بچوں کی طرح ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے؟ (نور الحق ج ۲ صہ ۴۹)

نزول مسیح علیہ السلام کیلئے حضرت رحمت دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عیسٰی بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کی مشرقی جانب میں سفید منارہ پر زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر ضرور ضرور اتریں گے۔ عادل حاکم ہوں گے۔ عیسائیت کی صلیب توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ مال بکثرت ہو جائے گا۔ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہیگا۔ سب امیر ہوں گے باوجود

دوسری چادر جو میرے نیچے بدن کے حصہ میں ہے وہ بیماری ذیابیطیس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سَو سَو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔

(ضمیمہ اربعین ۳، ۴، ص۴)

مجھے کئی سال سے ذیابیطیس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سَو سَو دفعہ دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر بھی ہے اور خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ ایک دوست نے صلاح دی کہ اس مرض کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ میں نے جواب دیا یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کروں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۲۹)

مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

انکارِ ختمِ نبوت :۔ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین ۴، ص۱۷، ۱۸)

ف :۔ اس تحریر سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے حضور ختمی رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختمِ نبوت سے انکار کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس زمانہ میں حضورِ اقدس، آپ کی رسالت اور شریعت محمدیہ کی کچھ ضرورت اور احتیاج باقی نہیں اور اس کی بجائے دینِ مرزا کی ضرورت ہے اور مرزا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ مدارج و مراتب پر مسلط ہے

مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

آدم کا ماں باپ : "میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرتِ آدم سے مشابہ

اس کے ایک سجدہ ان کو دنیا کی تمام دولتوں سے محبوب تر ہوگا۔ زمین میں شادی کریں گے بچے جنیں گے۔ بہت عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوں گے۔ میرے پاس قبر میں دفن کئے جائیں گے قیامت کے دن ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان میں سے میں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی جگہ سے اٹھیں گے (کافر آپ کی خوشبو پاتے ہی مرجائے گا۔ جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی آپ دجال لعین کو تلاش کرتے کرتے باب لُد (جو ایک جگہ کا نام ہے) وہاں پر اس کو پکڑلیں گے اور اپنے ہاتھ کے نیزے سے اس کو قتل کریں گے اور اس کے خون سے لتھڑا ہوا نیزہ لوگوں کو دکھلائیں گے۔ (حدیث شریف)

احادیث نبویہ پر مرزا قادیانی کا استہزاء

صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا ایک لغو خیال ہے بلکہ حضرت مسیح اپنے ظہور کے وقت کسی قدر بیمار ہوں گے اور حالتِ صحت اچھی نہیں رکھتے ہوں گے کیونکہ تعبیر کی رُو سے زرد رنگ پوشاک ہی تاویل ہے (ازالہ اوہام ج۱ صہ ۸۱، ۸۲)

ہاں دو۲ مرض میرے لاحق ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں بکثرت پیشاب۔ یہ دونوں مرض اس زمانے سے ہیں جس زمانے سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں۔ مگر منع میں جواب پایا۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۰۶)

میں ایک دائم المریض ہوں اور جن دو۲ چادروں کا مسیح کے متعلق حدیثوں کا ذکر آیا ہے۔ وہ دو۲ زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں سردرد۔ دورانِ سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور

ہوں۔ آدمؑ کی نسبت کہا گیا تھا کہ وہ جوڑا یعنی توام پیدا ہوگا پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ آدم پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو میں توام پیدا ہوا اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۳۲)

ف:۔ یعنے جس طرح مرزا ماں باپ کے ذریعہ پیدا ہوئے اسی طرح حضرت آدم اور حضرت حوا نے بھی بذریعہ والدین ولادت فرمائی۔ اور دونوں ایک ہی ماں سے پیدا ہوئے مرزا صاحب کا اندازِ تحریر اگرچہ گستاخانہ اور ملحدانہ ہے۔ تاہم ایک نئی تھیوری اور نئی دریافت کی داد دیجیے کہ آدم و حوا کے والدین گھڑ کر رکھ دیئے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

شق القمر سے انکار:۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور کفار نے اس معجزے کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہی کہنا پڑتا ہے کہ ایسا وقوع میں آنا خلافِ علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں" (چشمۂ معرفت)

یعنی پیغمبرِ قادیان نے آیۃ کریمہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ؕ کے ماننے سے صریحاً انکار کر کے معجزہ شق القمر کو فضول کہہ دیا ہے۔

ف:۔ لطف یہ کہ مرزا صاحب نے خود تو لاکھوں معجزات اپنے سے منسوب کر دیئے اور جناب ختمی مرتبت کے معجزات سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ خلافِ علم ہیئت اور سراسر فضول ہیں۔ حالانکہ وہ تمام واقعات حیرت انگیز و خوارق کو اپنی نبوّت کی صداقت پر بطورِ دلیل و شبہات پیش کرتے ہے۔ لیکن آخر مراقی ہی تھے نا۔ ایک وقت میں ایک بات سے انکار کیا اور دوسرے وقت میں اسی بات کا اقرار کر لیا اور یہی انبیائے کاذبین کی علامتِ فارقہ ہے۔

حضور علیہ السلام کی بعثت دوبارہ:۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف من گھڑت قیاس ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا تو انتظار کرتے ہیں مگر قرآنِ کریم تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے اور بعثت بغیرِ زندگی کے ناممکن ہے۔ (تحفہ گولڑویہ)

حضرت مسیح کے نزول کا جو عقیدہ مسلمانوں میں چودہ سو سال سے چلا آتا ہے اور جس کا ثبوت احادیث نبویہ میں موجود ہے مرزا صاحب اس سے تو انکار کرتے ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کروڑہا مسلمانوں کو نادان کہہ کر پکارتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اسی جسم و زندگی کے ساتھ دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ جس جسم و زندگی کے ساتھ حضور نے پہلے بعثت فرمائی تھی۔ فرمایئے کیا کوئی مسلمان حضور علیہ السلام کی بعثتِ ثانی پر ایمان رکھتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا مگر مرزا صاحب کا عقیدہ عجیب قسم کا ہے کہ وہ نزولِ مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو تو نادان کہتے ہیں اور نزولِ محمد کا عقیدہ رکھنے والوں کو کامل الایمان

انکارِ معراجِ جسمانی:

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں جسم کے ساتھ معراج کا بے شک قائل ہوں مگر اس بات کا قائل نہیں کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج اس جسمِ خاک کے ساتھ ہوا۔"

(اخبار الحکم قادیان ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء)

ف:۔ تو پھر "جسم" سے مراد کیا ہے؟ عام مسلمان تو ختمی رسالت کے معراجِ جسمانی کے قائل ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے اس سے صاف انکار کیا ہے اور یہ انکار گویا معراج ہی سے منکر ہونے کے مترادف ہے۔

جنت و دوزخ کا انکار:

پیغمبرِ قادیان لکھتے ہیں:۔

"اب تک جس قدر انبیاء و اولیاء وفات پا چکے ہیں وہ جنت میں تو ہیں مگر اس جنت میں نہیں جس میں قیامت کے روز ان کو جانا ہے اور نہ

وہ اشرار اُس دوزخ میں ہیں جس میں مرنے کے بعد داخل کیا جائے گا اُن کو تو عذاب محسوس کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جس طرح حکماء مُسہل سے پہلے منضجات ونقوع وغیرہ پلاتے ہیں۔" (ڈائری احمدیہ)

ف:۔ اس تحریر میں مسیح قادیان نے گویا باتوں ہی باتوں میں بڑی خوبصورتی سے اصلی جنّت ودوزخ سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اخیار واشرار کو جو کچھ جزا یا سزا ملتی ہے وہ محض بروزی رنگ میں ہے۔ چونکہ مسیح الدجال خود مدعی بروز تھے اس لئے جو چیز آپ کو نظر آئی ظلّی وبروزی ہی نظر آئی اور کسی بات کی حقیقت نہ کُھل سکی۔

مرزا کے مُرید خاص مفتی محمد صادق اپنی ڈائری میں

تمام مرزائیوں کا جنازہ: لکھتے ہیں:۔

"ایک بعد بعد نمازِ جنازہ ایک شخص نے دعا کے لئے عرض کیا تو مسیحِ موعود نے فرمایا کہ میں نے تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔"

کیوں بھئی مسلمانو! کبھی کسی زندہ اور چلتے پھرتے آدمی کا بھی جنازہ پڑھا گیا ہے اور کیا قرآن وحدیث میں زندوں کا جنازہ پڑھنے کا حکم ہے؟ اگر نہیں تو اس ایجاد واختراع کا سہرا بھی مرزا قادیان کے سر بندھا ہے جو اپنے مریدوں کا اُن کی زندگی ہی میں جنازہ پڑھ دیا کرتے تھے۔ ایک مُردہ مذہب کے پیروؤں کو انعام بھی ایسا ہی ملنا چاہیئے تھا

مفتی محمد صادق اپنی اسی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

قضاء روزے کے احکام:

"کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں اور حاملہ مستورات کو بھی کہ روزہ نہ رکھیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں سخت گرمی کے لمبے دن تھے تو مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا جسم کمزور ہے آپ ان دنوں روزہ نہ رکھا کریں۔ اس کے عوض سردیوں میں رکھ لیں۔"

ف :۔ یہاں "کمزوری" کی صراحت نہیں کی گئی۔ مطلب یہ کہ شریعتِ مرزا میں ہر وہ شخص جو ذرا کمزور اور دُبلا پتلا ہو جائے اس پر روزہ رکھنا حرام ہے اور یہ قضا سردیوں میں پوری کی جا سکتی ہے۔

اسی ڈائری میں لکھا ہے :۔

نفلی روزوں کا اخفاء : نفلی روزوں میں جن کی خبر کسی کو نہ ہوتی تھی آپ (مرزا صاحب) سحری نہ کھاتے تھے اور دوپہر کا کھانا جو آتا تھا فقراء کو تقسیم کر دیتے تھے"۔

ف :۔ یعنی قادیانیت کا بانی نفلی روزے چھپ چھپ کر چوری چوری رکھتا اور سخت اخفاء و اکتام سے کام لیتا تھا تاکہ کسی پر ظاہر نہ ہو سکے کہ وہ روزہ سے ہے۔ گھر سے دوپہر کا کھانا منگوا لیا اور فقیروں میں بانٹ دیا۔ کیوں جی! کیا یہ اسلامی تعلیم ہے یا یہ کچھ اور؟ کیا اسلام یہی کہتا ہے کہ سحری نہ کھاؤ۔ چوری چھپے روزے رکھو۔ اپنا روزہ کسی پر ظاہر نہ کرو اور گھر سے منگوا کر لوگوں میں تقسیم کر دو۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

خدا نمازی اور روزے دار : "خدا پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں" خدا فرماتا ہے افطر و اصوم میں نماز پڑھوں گا۔ روزہ رکھوں گا اور میں ایسا ہی کرتا ہوں"۔ (البشریٰ)

ف :۔ یعنی مرزا صاحب کا خدا نماز۔ روزہ کا بھی پابند ہے اور وہ لوگوں کی طرح پڑھتا اور روزے رکھتا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

نئی خدائی : "میں نے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں۔ تب میں نے آدم کو پیدا کیا"۔ (حقیقۃ الوحی)

"میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے کہا آؤ اب ہم

انسان کو پیدا کریں گے۔" (چشمۂ مسیح)

نوٹ :۔

اس کے مزید عقائد و مسائل فقیر کی کتاب "آئینۂ مرزائیت نما" میں

پڑھیے۔ فقط

حررہ الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

نوٹ :۔ (اگر اسے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جائے تو اس کا نام رکھا جائے

مرزا کے عقائد و اخلاق)

ناظم

مکتبہ اُویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ (بہاولپور) پاکستان

مفسرِ قرآن فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
معراج مصطفٰے
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیر اویسی
ذکر اویس
ذکر سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبہ اویسیہ
شیعہ کا متعہ
آئینہ شیعہ نما
شرح حدائق بخشش
علمِ رسول
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول ﷺ نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور